بحث و نظر

مولانا اخلاق حسین قاسمی

گناہِ کبیرہ اور صغیرہ

قرآن کریم اور احادیثِ نبوی میں جن گناہوں پر وعید آئی ہے ان کی تعداد کو دیکھ کر علماء کرام نے کبیرہ گناہوں کی فہرست بنائی ہے۔ حافظ ابنِ حجر مکیؒ نے 'کتاب الزواجر' میں ان کی تعداد ۴۶۳ لکھی ہے۔ حافظ شمس الدین ذہبیؒ نے ۷۰ کی تعداد لکھی ہے۔ صحابہ کرام میں حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ کبیرہ گناہ ستتر سے سات سو تک ہیں۔ اسی طرح کبیرہ اور صغیرہ گناہوں کی جامع تعریف میں علماء کا اختلاف ہے۔ ہمارے خیال میں جو بات فیصلہ کن ہے وہ یہ ہے کہ گناہوں کی دو قسمیں ہیں :

(۱) حق اللہ میں کوتاہی کے گناہ

اس قسم کے گناہوں میں مشہور صوفی حضرت فضیلؒ ابنِ عیاض کی رائے قابلِ ترجیح نظر آتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ خدا کی حق تلفی کے جس گناہ میں جسارت اور بے خوفی کا مظاہرہ کیا جائے گا وہ کبیرہ گناہ ہے۔ اور جو گناہ طبعی غفلت، حالات کی مجبوری اور دباؤ کے تحت کیا جائے گا وہ صغیرہ ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص نماز اور روزہ چھوڑتا ہے۔ اگر اس کوتاہی میں اس کی لاپرواہی اور بے خوفی مضمر ہے تو وہ کبیرہ گناہ ہے اور اگر کسی مجبوری سے ایسا ہوا ہے تو وہ صغیرہ گناہ ہے۔

ترکِ صلوٰۃ کے بارے میں جو وعید آئی ہے اس میں "مُتَعَمِّدًا" کا لفظ ہے، یعنی جس نے جان بوجھ کر بغیر کسی عذر و مجبوری کے نماز ترک کی وہ خدا کے احسان کا منکر ہے یا کفر کے قریب ہو گیا ہے۔

(۲) حق العباد میں کوتاہی کے گناہ

اس قسم کے گناہوں میں حضرت ابنِ عباسؓ کی حسب ذیل تحقیق فیصلہ کن ہے۔

سورۃ النجم کی آیت ہے :

اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ	" جو لوگ بڑے اور کھلے گناہوں سے بچتے ہیں، البتہ چھوٹے گناہوں سے نہیں بچتے، تو تمہارا پروردگار ان کے حق میں بڑی وسیع مغفرت والا ہے۔"

اس آیت میں کبائر سے اجتناب کے بعد "لَمَم" کی معافی کا وعدہ کیا گیا ہے۔ "لَمَم" کی تفسیر صغیرہ گناہوں سے کی گئی ہے۔ اور صغیرہ گناہ کیا ہیں؟ اس کی تشریح کے لیے حافظ ابن کثیرؒ نے حضرت ابوہریرہؓ سے رسول اکرمؐ کی یہ حدیث نقل کی ہے :

" قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَتَبَ عَلَی ابْنِ آدَمَ حَظَّہٗ مِنَ الزِّنَا، اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَۃَ فَزِنَا الْعَیْنِ النَّظَرُ وَ زِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ وَ النَّفْسُ تَمَنّٰی وَ تَشْتَھِی وَ الْفَرْجُ یُصَدِّقُ ذٰلِكَ اَوْ یُکَذِّبُہٗ ۔"

یعنی آپؐ نے فرمایا :

" ابن آدم کی قسمت میں بدکاری کا جو گناہ لکھا ہوا ہے وہ اس کا ارتکاب ضرور کرتا ہے۔ پس آنکھ کا زنا عورت کو دیکھنا ہے، زبان کا زنا اس سے بات کرنا ہے، دل کا زنا اس کی خواہش اور آرزو کرنا ہے، اس کے بعد شرم گاہ فعل بد کا ارتکاب کر کے اس گناہ کی تصدیق کرتی ہے یا اس فعل سے بچ کر اس کی تردید کرتی ہے۔"

حدیث کے راوی حضرت ابوہریرہؓ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا :

" لَمَم بوسہ لینا، اشارہ بازی کرنا، گھورنا، چھونا ہے۔ پھر شرم گاہیں آپس میں ملتی ہیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے اور یہ زنا ہے۔"

" قال القبلۃ و الغمزۃ و النظرۃ و المباشرۃ
فاذا مسّ الختان الختان فقد وجب الغسل
وھو الزّنا۔" (جلد ۵ ص ۲۵۶)

امام مجاہد کی تشریح کے مطابق لَمَمْ بمعنی قصد و ارادہ ہے، اسے بھی حضرت ابوہریرہ رضؓ کے قول میں شامل کر لیا جائے۔ عربی شاعر 'لمم' کو قصد و ارادہ کے مفہوم میں شامل کرتے تھے۔ مشہور عربی شعر ہے :

اِن تَغْفِرِ اللّٰھُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَ اَیُّ عَبْدٍ لَّكَ مَا اَلَمَّا

(اے خدا اگر تُو میری مغفرت کرے تو مکمل مغفرت فرما، اور کونسا بندہ ایسا ہے جو گناہ کے ارادہ سے محفوظ ہو۔")

حضرت ابن عباسؓ نے حضرت ابوہریرہ رضؓ سے مروی قولِ رسولؐ سے لَمَمْ کا کیا مطلب سمجھا؟ اس کی بہترین تشریح مشہور محدثِ ہند مولانا محمود حسن شیخ الہندؒ نے اپنے تشریحی حاشیہ میں کی ہے اور لکھا ہے کہ 'لَمَمْ' کا مطلب اس حدیث کی روشنی میں یہ ہے کہ جو گناہ بطور تمہید اور بطور وسائل و ذرائع کسی گناہ سے پہلے سرزد ہوتے ہیں وہ لَمَمْ یعنی صغیرہ گناہ ہیں اور جو گناہ اصل مقصود ہے وہ کبیرہ ہے۔ جیسے زنا جو اصل مقصود ہے، اس سے پہلے انسان قصد کرتا ہے، پھر نظر بازی، ہاتھوں سے چھونا اور قدموں سے چلنے کا عمل سرزد ہوتا ہے۔

اب اگر ساری ابتدائی برائیوں کے بعد انسان کسی وجہ سے اصل گناہ سے تائب ہو گیا اور باز رہا تو پھر ان تمہیدی گناہوں کو خدا تعالےٰ معاف کر دیتا ہے اور اگر وہ اصل گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے تو اسے کبیرہ اور صغیرہ دونوں قسم کے گناہوں کی سزا دی جاتی ہے، حضرت شیخ کی تشریح کے آخری الفاظ یہ ہیں :

" خلاصہ ہر دو آیت (النساء : ۳۱، النجم : ۳۲) حسب ارشاد ابن عباسؓ یہ ہُوا کہ جو لوگ ان گناہوں سے رُکیں گے اور ان کے ارتکاب سے اپنے نفس کو ہٹاتے رہیں گے جو گناہ کہ گناہوں کے سلسلہ میں مقصود اور بڑے سمجھے جاتے ہیں تو اس اجتناب اور رُک جانے کی وجہ سے ان کے وہ بُرے

کام جو انہوں نے کسی بڑے گناہ کے حصول کی طمع میں کیے ہیں معاف کر دیئے جائیں گے۔ یہ مطلب نہیں کہ سلسلۂ زنا کے صغائر کسی دوسرے سلسلہ کے بڑے گناہ مثلاً شراب خواری نہ کرنے سے فروگذاشت ہو جائیں گے، یا شراب خواری کی وجہ سے ان کا مواخذہ لازم اور واجب ہوجائے گا" (حمائل شریف تفسیر عثمانی ص۱۰۶)

سورۃ ہود کی آیت سے تائید

حضرت ابنِ عباسؓ نے جو مطلب حدیث ابی ہریرہؓ کا سمجھا اس کی تائید سورہ ہود کی آیت ۱۱۴ کے شانِ نزول سے بھی ہوتی ہے۔

بخاری میں اختصار کے ساتھ اور مسلم، ترمذی اور نسائی میں تفصیل کے ساتھ حضرت عبداللہ ابنِ مسعودؓ کی یہ روایت منقول ہے کہ ایک غیر معروف شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

اِنّی وجدتُ امرأۃً فی بُستانٍ ففعلتُ بِہا کلّ شیئٍ غیر انی لم اُجامِعْہا قَبّلتُہا ولزمتُہا ولم افعل غیر ذالک فافعَلْ بی ما شئتَ۔"

یعنی میں نے ایک باغ میں ایک عورت کو دیکھا۔ پھر میں نے اس کے ساتھ ہر ناشائستہ حرکت کی سوائے اس کے کہ فعلِ بد نہیں کیا، پس آپ مجھ پر خدا کا قانون نافذ کیجئے۔ حضورؐ اس کی داستان سن کر خاموش ہو گئے۔ حضرت عمرؓ موجود تھے انہوں نے کہا: "لَقَد سَتَرَ اللّٰہُ علیہ لَو سَتَرَ عَلٰی نَفسِہٖ۔" (بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتا اگر یہ خود اپنے گناہ کی پردہ پوشی کرتا)۔

یہ شخص واپس جانے لگا۔ حضورؐ اس کی طرف دیکھتے رہے۔ پھر فرمایا: "اسے واپس لاؤ۔" (کیونکہ آپؐ پر اس شخص کے جواب میں وحی آگئی تھی) آپؐ نے حسب ذیل آیت تلاوت فرمائی۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ نماز کا وقت تھا۔ اُس نے حضورؐ کے ساتھ نماز ادا کی۔ اس کے بعد آپؐ نے اسے یہ آیت سنائی؛

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیۡلِ ؕ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡهِبۡنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكۡرٰی لِلذّٰكِرِیۡنَ ۞	"اور نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں پر اور رات کے ایک حصہ میں، بے شک نیکیاں برائیوں کو دُور کردیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت سے فائدہ اٹھانے والوں کے لیے"

معاذ ابن جبل رضؓ موجود تھے، انہوں نے اس خوش خبری کے بارے میں سوال کیا:
یا رسُول اللہ! الہٗ وحدہٗ ام للنّاس کافّۃ؟" فقال: "بل للنّاس کافۃً؟" (حضورؐ یہ خوشخبری صرف ایک شخص کے لیے ہے یا سب لوگوں کے لیے ہے؟" آپؐ نے فرمایا" سب لوگوں کے لیے ہے۔")

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حقوق العباد میں بدکاری کے اصل مقصود گناہ سے بچ جانا تیاری کے ابتدائی گناہوں کی معافی اور مغفرت کا ذریعہ ہوتا ہے۔ یہ واقعہ اسی اصول کی تائید کر رہا ہے اور اس آیت میں "حسنات" کا لفظ اسی بڑے گناہ کے ترک کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔

اضطراری اجتناب

اس واقعہ میں تو اختیاری اجتناب کا تذکرہ ہے۔ ابن کثیرؒ نے ابن جریرؒ کے حوالہ سے ایک واقعہ یہ نقل کیا ہے کہ ایک غیر معروف شخص سے عورت کے ساتھ دست درازی کا فعل سرزد ہوا۔ وہ شخص نامرد تھا، اس لیے بدکاری کا وقوع نہیں ہوسکا۔ (جلس بین رجلیہا فصار ذکرہ مثل الھدبۃ فقام نادمًا)

حضورؐ نے اس شخص کو ہدایت فرمائی: "استغفر ربّک وصلِّ اربعَ رکعاتٍ"، وتلا علیہ ھٰذہ الآیۃ۔

(آپؐ نے فرمایا: "اپنے رب کے حضور استغفار کر اور چار رکعات نماز ادا کر!"

پھر آپ نے مذکورہ آیت تلاوت فرمائی۔)

مطلب یہ کہ اگر فطری مجبوری کے سبب کوئی فعلِ سوء سے بچ جائے تب بھی اس کے لیے یہی بشارت ہے۔ یہ اضطراری ترک ہے۔ اس سلسلہ میں بڑھاپے کے فضائل والی احادیث دیکھی جائیں۔

مثبت نیکی = کفارہ!

اس باب میں چند احادیث کافی ہیں :-

(۱) حضرت ابوذر غفاری فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا:

"یارسُول اللہ، اوصِنی"، قال: "اذا عملتَ سَیّئۃً فاتبعہا بحسنۃٍ تمحوھا"، قال قلتُ: "یا رسُول اللہ أمن الحسنات لا اِلٰہَ الا اللہ؟" قال: "ھی افضل الحسَنات!"

"حضور! مجھے وصیت فرمایئے۔" آپ نے فرمایا: "جب تم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کے بعد نیک عمل کیا کرو، وہ اس گناہ کو مٹا دے گا۔" میں نے عرض کیا: "کیا کلمہ طیبہ بھی نیک عمل ہے؟" آپ نے فرمایا: "یہ تو نیک اعمال میں افضل عمل ہے۔"

(۲) حضرت علیؓ راوی ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا:

"مَامِن مُسلمٍ یذنبُ ذنباً فیتوضّأُ ویُصلّی رکعتین اِلاّ غُفِرلہٗ۔"

"مسلمان سے جب کوئی گناہ سرزد ہو جائے، پھر وہ وضو کر کے دو رکعتیں ادا کرے تو اس کا گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔" (ابنِ کثیر، جلد۲ صـ۴۶۲)

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان قصداً ایسا طرزِ عمل اختیار کرے کہ زبانی یا عملی توبہ کے سہارے گناہ کرتا رہے۔ یہ طرزِ عمل جسارت اور سرکشی کے مترادف ہے، اور قرآن کہتا ہے کہ اسی گمراہ کن تصور کی تحریک پر برادرانِ یوسفؑ نے اپنے بھائی

اور باپ کو اذیت ناک تکلیف پہنچائی کہ: وَتَكُونُوا مِن بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ ۝ (یوسف: ۹)

حاصلِ بحث

اس بحث کا حاصل یہ ہوا کہ گناہ کبیرہ کے کفارہ کی دو صورتیں ہوئیں:

(۱) منفی نیکی (ترکِ گناہ کبیرہ) سے اس گناہ کی تیاری کے ابتدائی گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۲) مثبت نیکی (عبادت و اخلاق) کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ چھوٹے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے، جس میں نماز کی بنیادی عبادت کا خاص مقام ہے۔

کبیرہ و صغیرہ کی تعیین میں حضرت ابن عباسؓ اور حضرت فضیلؒ ابنِ عیاض کی یہ تحقیق اس وسیع البحث مسئلہ کی آخری اور قطعی تحقیق معلوم ہوتی ہے۔

بقیہ: لغات و اعراب قرآن

وَيُفْسِدُونَ ، يُفْسِدُونَ ، يُفْسِدُونَ /
فِي ، فِي / الْأَرْضِ، الْأَرْضِ، الْأَرْضِ /
أُولَٰئِكَ ، أُولَٰئِكَ ، أُولَٰئِكَ، أُولَٰئِكَ /
هُمُ ، هُمُ / الْخَاسِرُونَ ، الْخَاسِرُونَ ،
الْخَاسِرُونَ ۔